روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 7 جون 2012ء 16 رجب 1433 ہجری 7 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 132

نماز سے اعانت الٰہی

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (البقرہ:154)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔ (البقرہ:46)

آج خدا تعالیٰ کے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں سعید فطرت لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں

اس ترقی کو دیکھنے کیلئے اپنی حالتوں میں تبدیلی اور دعاؤں کی طرف توجہ کی ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ خلافت کیلئے دلوں میں محبت اور اخلاص پیدا کرتا چلا جا رہا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے وعدے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب فرمودہ 3 جون 2012ء برموقع جلسہ سالانہ جرمنی

حضور انور کے خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 37ویں جلسہ سالانہ جرمنی کے آخری روز کالسروئے جرمنی میں مورخہ 3 جون 2012ء کو پاکستانی وقت کے مطابق تقریباً 8 بجے رات تشریف لائے تو پنڈال نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف شعبہ جات میں اعزاز پانے والے اور اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرنے والے طلباء کو گولڈ میڈلز اور اسناد تقسیم فرمائیں۔ جس کے بعد حضور انور نے خطاب کا آغاز فرمایا۔ حضور انور نے اپنے اس پُر معارف جلالی خطاب میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کے دلائل، احمدیوں کے دلوں میں خلافت سلسلہ سے محبت، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدوں کے پورا ہونے کے نشانات اور نئے احمدی ہونے والے افراد کے ایسے واقعات پیش فرمائے جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں کیسی روحانی تبدیلیاں پیدا فرمائی ہیں۔

حضور انور کا یہ خطاب ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ پوری دنیا میں Live ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور مختلف زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ نشر ہوتا رہا۔ اس طرح اکناف عالم میں پھیلے مختلف اقوام کے کروڑوں احمدیوں نے حضور انور کے خطاب سے فیض حاصل کیا اور اپنی جھولیاں برکتوں سے بھر لیں۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آغاز میں حضرت مسیح موعود کا ایک پُر اثر اقتباس پیش کیا جس میں حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ براہین احمدیہ میں اس جماعت کی ترقی کی نسبت یہ پیشگوئی ہے کہ پہلے ایک بیج ہوگا جو اپنا سبزہ نکالے گا، پھر موٹا ہوگا' پھر اپنی شاخوں پر قائم ہوگا۔ یہ ایک بڑی پیشگوئی تھی، جو اس جماعت کے پیدا ہونے سے پہلے اس کی نشوونما کے بارے میں آج سے 25 برس پہلے کی گئی تھی (حضرت مسیح موعود کی اس تحریر سے 25 برس پہلے کی گئی تھی) فرماتے ہیں ایسے وقت میں کہ نہ اس وقت جماعت تھی اور نہ کسی کو مجھ سے تعلق بیعت تھا بلکہ کوئی ان میں سے میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے یہ جماعت پیدا کر دی جواب تین لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ 1907ء کی بات ہے جب حقیقۃ الوحی آپ نے تحریر فرمائی تھی۔

حضور انور نے فرمایا آج خدا تعالیٰ کے اس فرستادے اور مسیح موعود کے ساتھ خدا تعالیٰ کے تائیدی نشان اس طرح ظاہر ہو رہے ہیں کہ لاکھوں کی تعداد میں سعید فطرت لوگ ایک ایک سال میں جماعت میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح تھا جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے بویا گیا، پھر میں ایک مدت تک مخفی رہا، پھر میرا ظہور ہوا اور بہت سی شاخوں نے میرے ساتھ تعلق پکڑا۔

حضور انور نے فرمایا جماعت کی دنیا میں شاخیں پھیلتی چلی جا رہی ہیں اور تعلق پکڑتی چلی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو آپ سے وعدے کئے تھے ان کو آج بھی خدا تعالیٰ پورے کر کے دکھا رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا خدا کے ہاتھ کے لگائے ہوئے بیج کے مقدر میں پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے۔ جس خدا نے یہ بیج لگا کر آپ کی زندگی میں اس کو پھلنے پھولنے اور بڑھنے کا وعدہ فرمایا تھا اور بڑھا کر دکھایا تھا اس نے آپ کی وفات کے بعد بھی اس کے پھلتے پھولتے چلے جانے کے لئے اور دنیا میں پھیلتے چلے جانے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کے بعد خلافت قائم ہوگی اور اس کے ذریعہ سے پھر اس درخت کی نشوونما ہوتی چلی جائے گی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا وہ اقتباس پیش فرمایا جس میں قدرت ثانیہ کی پیشگوئی بیان کی گئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا آج 104 سال کے بعد ہم خدا تعالیٰ کے وعدے کو بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ ساتھ احباب جماعت آپ کے بعد جاری شدہ نظام خلافت سے تعلق اور محبت کا رشتہ رکھے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ دلوں میں محبت اور اخلاص خلافت کیلئے پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ خود بخود دلوں کو کھول رہا ہے اور یہ خلافت کے تعلق کی وجہ سے، ایک جماعت ہونے کی وجہ سے ہم خدا تعالیٰ کے وعدے کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا آج

باقی صفحہ 2 پر

بیوت الحمد منصوبہ اور

خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1 حضور کا جلسہ جرمنی سے اختتامی خطاب

اس کی ایک چھوٹی سی جھلک عالمی بیعت کی صورت میں بھی دیکھی ہے اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کا یہ ثبوت ہے کہ آپ کے بعد بھی یہ سلسلہ ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ ہر سال جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ جو مختلف ممالک میں ہوتے ہیں ان میں ہم ترقی دیکھتے ہیں اور جہاں خلیفہ وقت کی موجودگی ہو وہاں ایک خاص تعلق لوگوں کا خلافت کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ پس یہ ایک ایسا نشان ہے جو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک ثبوت بھی ہے۔ کسی پہلو سے بھی لے لیں ہمیں جماعت کا قدم آگے ہی بڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی تائیدی ہوائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود کی جماعت کے حق میں چل رہی ہیں۔ آپ کے بعد آپ کے جاری کردہ نظام خلافت کی تائید میں چل رہی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں۔ دنیا کے دور دراز علاقوں میں جنگلوں میں بھی چلے جائیں تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ دلوں کو حضرت مسیح موعود کی طرف پھیر رہا ہے اور آپ کی صداقت پر مہر ثبت ہو رہی ہے اور شہروں میں بھی دلوں کی حالت بدل کر حضرت مسیح موعود کی صداقت کے نظارے ہم دیکھ رہے ہیں۔

حضور انور نے مختلف ممالک سے آمدہ مربیان سلسلہ کے خطوط اور رپورٹس کی روشنی میں وہ واقعات پیش فرمائے جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح لوگوں کو ہدایت کے سامان کرتا ہے اور دنیا کے مختلف ممالک میں کس طرح لوگ احمدی ہو رہے ہیں، احمدی ہونے کے بعد ان میں روحانی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اور کس قدر اللہ تعالیٰ دلوں کی حالت میں پاک تبدیلیاں پیدا کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ خلافت سے محبت اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے وعدوں اور آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے جو قدرت ثانیہ کیلئے حضرت مسیح موعود نے کی تھیں۔ پس ان محبتوں کو کون دل سے نکال سکتا ہے جو خالصتاً خدا تعالیٰ کی خاطر ہوں۔ ہمارے مخالفین کو یہ سب کچھ سن کر، دیکھ کر بھی احساس نہیں ہوتا کہ اگر یہ کسی انسان کی کوشش سے بنائی ہوئی جماعت ہوتی تو یہ محبتیں دلوں میں نہ پیدا ہوتیں۔ اس طرح گڑ نہ جاتیں محبتیں کہ دور بیٹھے اس محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ خوابوں کے ذریعے بھی راہنمائی کرتا ہے، خدا تعالیٰ اس ذریعہ سے ایمانوں کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جا رہا ہے۔ بلکہ انڈونیشیا اور پاکستان میں جانوں کے نذرانے پیش کرنے والوں کو دیکھ کر بھی ان کو احساس نہیں ہوتا کہ صرف دنیا کی خاطر ایمان کی مضبوطی نہیں دکھائی جا سکتی یقیناً خدا تعالیٰ نے دلوں میں یہ مضبوطی پیدا فرمائی ہے اور جو چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو وہ ان کی کوششوں سے ختم نہیں ہو سکتی۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود کی پیدا کردہ جماعت ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائے گی پس اس ترقی کو دیکھنے کیلئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت اقدس کے ساتھ اپنا تعلق پختہ کرتے چلے جائیں اور خلافت احمدیہ کے ساتھ بھی اپنی وفا کا تعلق بڑھاتے چلے جائیں۔ تا کہ ہم جلد تر تمام دنیا پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھ سکیں۔ اس کے حصول کیلئے اپنی حالتوں میں بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے اختتامی دعا کے بعد جلسہ کی حاضری بتاتے ہوئے فرمایا کل حاضری مستورات کی 12 ہزار 429 اور مرد حضرات 15 ہزار 794 مہمان 854 کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے 29 ہزار سے اوپر حاضری ہے اور 45 ممالک کی نمائندگی ہوئی ہے۔ حضور انور کے خطاب کے بعد افریقن جرمن، عربی اور اردو زبانوں میں ترانے پیش کئے گئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت یہ ترانے سماعت فرمائے اور محظوظ ہوئے۔ پھر نعروں کی گونج میں پنڈال سے باہر تشریف لے گئے۔ اس طرح جماعت احمدیہ جرمنی کا یہ 37 واں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے انعامات، فضائل اور برکتوں کو سمیٹتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچا۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

12 جون 2012ء

12:10 am	مسلم سائنسدان
12:25 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جون 2012ء
4:00 am	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	ان سائیٹ
5:40 am	الترتیل
6:10 am	دورہ حضور انور
7:05 am	کڈز ٹائم
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اگست 2006ء
8:40 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
1:00 pm	ان سائیٹ
1:30 pm	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور ان سائیٹ
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	مشاعرہ
8:50 pm	گفتگو پروگرام
9:20 pm	سیرت النبی ﷺ
9:50 pm	فرنچ پروگرام
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

13 جون 2012ء

12:30 am	عربی سروس
1:30 am	ان سائیٹ
2:00 am	گفتگو پروگرام
2:30 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
3:15 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
7:20 am	فرنچ پروگرام
8:00 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
8:30 am	گفتگو پروگرام
9:10 am	سیرت النبی ﷺ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
11:50 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اگست 2006ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	فقہی مسائل
8:40 pm	کڈز ٹائم
9:15 pm	فیتھ میٹرز
10:10 pm	دعائے مستجاب
10:40 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

14 جون 2012ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:40 am	فقہی مسائل
2:15 am	کڈز ٹائم
2:50 am	دعائے مستجاب
3:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اگست 2006ء
4:25 am	انتخاب سخن
5:20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	الترتیل
6:10 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
7:15 am	فقہی مسائل
7:55 am	مشاعرہ
8:55 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	دورہ حضور انور
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	آئینہ
8:20 pm	انتخاب سخن
9:25 pm	ترجمۃ القرآن
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	دورہ حضور انور

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

6

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

واقفات نو کی کلاس۔ بچیوں سے سوال و جواب۔ بدرسوم اور بدعات کے بارہ میں عمدہ مضامین

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

27 مئی 2012ء

حصہ اول

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری رپورٹس اور متفرق ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق واقفات نو اور واقفین نو بچوں کی کلاسز کا انعقاد ہو رہا تھا۔

واقفات نو کی کلاس

بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ ہال میں تشریف لائے جہاں واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیزہ ملیحہ ناصر نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ وجاہت بھٹی نے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں عزیزہ عفیفہ احمد نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ نائلہ ظفر نے پڑھا۔

اس کے بعد عزیزہ نائلہ ظفر نے حضرت اقدس مسیح موعود کے مبارک ملفوظات پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں عزیزہ نبیلہ افضل نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام۔

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد لغویات کے حوالہ سے مختلف موضوعات جن میں فیشن پرستی، موبائل فون کا بے جا استعمال، فحش ڈرامے اور فلمیں، اپریل فول اور مہندی اور شادی کی رسوم شامل تھیں، کے بارہ میں مضامین پیش کئے گئے۔

یہ مضامین عزیزہ سجیلہ کلیم، حانیہ خان، ماریہ سلیم، سونیہ خان، تمثیلہ محمود اور زوبانہ نعیم نے پیش کئے۔

یہ مضامین حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباسات اور خلفاء مسیح موعود کے ارشادات اور ہدایات پر مشتمل ہیں اور ہم سب کے لئے ضروری ہے کہ لغویات اور بدعات اور رسوم سے بچنے کے لئے ان ارشادات اور ہدایات کو بار بار پڑھیں اور ان پر عمل کریں۔ اسی میں ہمارے لئے خیر و برکت اور بھلائی ہے۔

مختلف عناوین کے تحت یہ مضامین قارئین کے لئے پیش ہیں۔

رسوم و بدعات سے اجتناب

تاریخ عالم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جن باتوں نے دین کو سخت نقصان پہنچایا اور جو ...... زوال کا باعث بنیں ان میں سے ایک وہ بدعات و رسوم ہیں جو مختلف غیر مسلم اقوام کے زیر اثر دین میں راہ پاگئیں۔ ان بدعات اور رسوم نے معاشرہ میں ایسی معاشرتی برائیوں کے جراثیم پیدا کئے جو زہر ہلاہل سے کم نہ تھے۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے ان رسوم و بدعات کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ آپ نے دین کی صحیح، سچی اور پُرحکمت تعلیم کو پیش کرکے اپنی جماعت کو اس پر عمل کرنے اور ہر قسم کی مشرکانہ رسوم و بدعات سے بکلی اجتناب کی نصیحت فرمائی اور آپ نے اس امر کو شرائط بیعت کے اشتہار 12 جنوری 1889ء میں شامل فرمایا:

اول: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

ششم: یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 159)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہماری جماعت بڑی حد تک ان بدرسوم و بدعات سے بچی ہوئی ہے اور صحیح دینی تعلیم اور توحید خالص پر کاربند ہے لیکن بعض طبائع کمزور بھی ہوتی ہیں جو عدم علم یا دوسروں کے زیر اثر دانستہ یا نادانستہ طور پر ان بدرسوم و بدعات کی طرف مائل ہو جاتی ہیں۔ ان میں سالگرہ منانا، ویلنٹائن ڈے، مہندی کی رسومات، فیشن پرستی، اپریل فول، فحش فلمیں و ڈرامے، ہیلووین، فیس بک، انٹرنیٹ کا غلط استعمال وغیرہ شامل ہیں۔ ذیل میں صرف چند ایک بدعات و رسوم کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے جو کہ ہمارے معاشرہ میں جڑ پکڑتی جارہی ہیں۔

فیشن پرستی

لباس کے بارے میں قرآن کریم میں آتا ہے کہ ''ولباس التقویٰ ذٰلک خیرٌ'' اور رہا تقویٰ کا لباس! تو وہ سب سے بہتر ہے۔

(الاعراف:7)

آجکل کے فیشن کی تقلید کرتے ہوئے ٹائٹس بعض بچیاں پہنتی ہیں اور اس کے ساتھ بلاؤز پہن لیتی ہیں تو یہ کسی طور پر بھی حیادار اور لباس تقویٰ کے مانند نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک میٹنگ میں فرمایا:

''اگر بیہودہ لباس گھروں میں پہنا جارہا ہے تو اس میں گھروں کے لباسوں کو بھی چیک کرنے کی ضرورت ہے۔ تنگ چوڑی دار پاجامہ اور آجکل کی ٹائٹس میں فرق ہے۔ چوڑی دار پاجامہ میں تو ٹانگ کی Shape نظر نہیں آتی۔ جبکہ ٹائٹس میں ایسا نہیں ہے۔ اس میں پنڈلی سے ٹخنے تک پوری ٹانگ کی پوری Shape نظر آرہی ہوتی ہے''۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 دسمبر 2011ء)

اسی طرح نقاب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

بعض عورتیں ملنے آتی ہیں مجھے لگتا ہے کہ بڑے عرصے بعد نقاب ان کا باہر نکلا ہے۔ ملاقات کے لئے یہ نقاب باہر نہیں نکلنا چاہئے بلکہ روز نکلنا چاہئے اور اس کے نمونے واقفات نو نے ہی قائم کرنے ہیں۔

(واقفات نو کلاس ناروے، الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2011ء)

چھوٹے کوٹ، یا آدھے بازو والے کوٹ پہننے کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو کے ساتھ کلاس میں فرمایا:۔

''لندن میں مجھے ایک دفعہ واقف نو بچی ملنے آئی۔ اس نے جو پردہ کیا ہوا تھا اس کے کوٹ کے بازو یہاں کہنیوں تک تھے۔ ایسے پردہ کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2011ء)

سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں کہ:

برقعوں میں حد سے زیادہ فیشن کے رجحان کو بھی کم کریں۔ ہر اجلاس میں احمدی بچی کا مقام اس کو بتائیں۔ مجھے زیادہ بڑے کام نہیں چاہئیں ان باتوں پر دھیان دیں۔ نمازوں کی عادت، پردہ کی پابندی، اولاد کی تربیت اور فیشن کی اندھا دھند تقلید سے بچنا ان تمام پہلوؤں کے حوالے سے جائزہ لیں۔ (الفضل 11 دسمبر 2004ء)

موبائل فون کا بے جا استعمال

سائنسی ترقی نے آج کے انسان کی زندگی کو بہت سہل بنا دیا ہے۔ طول و عرض کے فاصلوں کو مٹا کر انسان کو ایک دوسرے کے قریب لا کھڑا کیا ہے۔ موبائل فون بھی آج کے دور کی ایک معروف اور بے حد مفید ایجاد ہے۔ لیکن دیکھا جائے تو موبائل فون کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں بہت سے معاشرتی مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ گھنٹوں بچے بھی اور نوجوان بھی SMS کرتے نظر آتے ہیں۔ مجلسوں میں بیٹھے بھی موبائل فون ہاتھ میں ہوتا ہے اور Messages لکھے جارہے ہوتے ہیں۔ Games کھیلی جارہی ہوتی ہیں یا پھر تصاویر دیکھی جارہی ہوتی ہیں یا کھینچی جارہی ہوتی ہیں۔ یہ نہ صرف مجلس کے آداب کے خلاف ہے بلکہ اس سے بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔ ٹائم کا ضیاع ہو رہا ہوتا ہے اور وہ اپنے ماحول سے بھی بے خبر ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال الاحمدیہ جرمنی کو اپنے خطاب میں فرمایا:

آجکل یہاں بچوں میں ایک بیماری بڑی ہے، ماں باپ کو مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں موبائل لے کر دو۔ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو موبائل ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ آپ کوئی بزنس کر رہے ہیں؟ آپ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس کی منٹ منٹ کے بعد فون کرکے آپ کو معلومات لینے کی ضرورت ہے؟ پوچھو تو کہتے ہیں ہم نے اپنے ماں باپ کو فون کرنا ہوتا ہے۔ ماں باپ کو اگر فون کرنا ہوتا ہے تو ماں باپ خود پوچھ لیں گے۔ اگر ماں باپ کو آپ کے فون کی فکر نہیں ہے تو آپ کو بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ فون سے بھی غلط عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ فونوں سے بعض لوگ خود رابطے کر لیتے ہیں جو پھر بچوں کو ورغلاتے ہیں، گندی عادتیں ڈال دیتے ہیں، بیہودہ قسم کے کاموں میں ملوث کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ فون بھی بہت نقصان دہ چیز ہے۔ اس میں بچوں کو ہوش ہی نہیں ہوتی کہ وہ انہی کی وجہ سے غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے اس سے بھی بچ کر رہیں۔

(خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 16 ستمبر 2011ء جرمنی)

فحش ڈرامے اور فلمیں

انٹرنیٹ، کیبل، سیٹلائٹ اور ٹی وی کی ایجاد سے دنیا سمٹ گئی ہے۔ ان کی بدولت دنیا کے ایک کونے میں بیٹھے دوسرے کونے کی خبر گھر بیٹھے لمحہ بھر میں پہنچ جاتی ہے۔ جہاں ان ایجادات کے مثبت پہلو ہیں وہاں انسان نے اپنی ایجادات کا استعمال غلط رنگ میں بھی کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کے ہمارے معاشرے، ماحول، گھروں اور خصوصاً بچوں پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ مصروفیت کے اس دور میں والدین بعض دفعہ بچوں کو ٹی وی کے سامنے بٹھا کر خود اپنے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں، بغیر سوچے سمجھے کہ بچے ٹی وی پر کیا دیکھ رہے ہیں۔ پھر بعض گھرانوں میں مرد، عورتیں اور بچے مل کر انڈین فلمیں، ڈرامے وغیرہ دیکھ رہے ہوتے ہیں جو کہ نہ صرف بیہودہ ہوتے ہیں بلکہ اس سے سراسر ناپاکی اور گندگی پھیل رہی ہوتی ہے۔ بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ 3 مئی 1996ء میں فرمایا:

"اس وقت جو اطلاعیں پاکستان سے مجھے ملی ہیں اس سے نہایت ہی خوفناک تصویر اس بات کی ابھری ہے کہ لوگ گندگی میں مبتلا ٹیلی ویژن کے ذرائع کو ایسے ناپاک استعمال میں لے آئے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں گھر گھر میں گندگی گھس گئی ہے اور گھر گھر بت داخل ہو گئے ہیں اور بھارتی فلمیں جو دکھائی جاتی ہیں سراسر گند سے بھری ہوتی ہیں اوپر سے نیچے تک نہ صرف گندی بلکہ کھوکھلی اور روزمرہ کے مذاق کو تباہ و برباد کرنے والی محض بیہودہ گندگی اور ایسے توہمات والی ہیں جن کا توحید کے ساتھ دور کا تعلق بھی نہیں بلکہ ان توہمات سے توحید مٹنے لگے گی یعنی جب وہ توہمات دل پر قبضہ کر لیں تو ایسا رجس ہے کہ ایسی ناپاکی آ جاتی ہے جس کے ساتھ توحید اکٹھی نہیں رہ سکتی تو توحید اپنے ڈیرے ان دلوں سے اٹھا لیتی ہے۔

(روزنامہ الفضل 18/ اپریل 2001ء)

اپریل فول۔ ایک گندی اور گھناؤنی رسم

یکم اپریل کو لوگ بالخصوص مغرب میں اپریل فول جیسی لغو رسم کرتے ہیں۔ جس میں دھوکہ دہی، فریب، جھوٹ اور مذاق کا سہارا لے کر اپنے دوستوں، رشتہ داروں، وغیرہ کو بیوقوف بناتے ہیں۔ یہ سوچے بغیر کہ یہ سراسر جھوٹ بول رہے ہیں۔ چاہے وہ مذاق ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو"۔

(سورۃ الاحزاب: 71)

آنحضرت محمد ﷺ نے دجال کی علامتوں میں دجال کی بے دینی اور اس کا جھوٹا اور کذاب ہونا خصوصیت سے ظاہر فرما دیا ہے اور پھر اپنی زبانوں پر کنٹرول رکھنے کی ہدایت دی ہے۔ جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں: ؎

دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا
وہ اک زباں ہے، عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیدنا سید الوریٰ

اسی طرح حضرت مسیح موعود خود اپریل فول کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ تم جھوٹ مت بولو بلکہ یہ بھی فرمایا کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو اور ان کو اپنا یار دوست مت بناؤ اور خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اور ایک جگہ فرماتا ہے کہ جب تو کوئی کلام کرے، تو تیری کلام محض صدق ہو، ٹھٹھے کے طور پر بھی اس میں جھوٹ نہ ہو۔ اب بتلاؤ یہ تعلیمیں انجیل میں کہاں ہیں۔ اگر ایسی تعلیمیں ہوتیں تو عیسائیوں میں اپریل فول کی گندی رسمیں اب تک کیوں جاری رہتیں۔ دیکھو اپریل فول کیسی بری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے۔

(نور القرآن۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 408)

مہندی و شادی کی رسوم

مہندی جو کہ لڑکی رخصتی سے پہلے وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ مل کر کرتی ہے، اس موقع پر بھی بہت سی رسمیں کی جانے لگی ہیں۔ باقاعدہ لڑکوں کی طرف سے مہندی کا آنا، بعض جگہوں پر تو لڑکے والے بھی لڑکی کی مہندی میں شامل ہوتے ہیں۔ شادی کے موقع پر دلہن اور دلہا کو دودھ پلانا، جوتے چھپانا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 15 جنوری 2010ء میں فرمایا:

مہندی کی ایک رسم ہے، اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس پر دعوتیں ہوتی ہیں، کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ سٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے، بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہو جاتا ہے اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے۔ یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے۔ اب میں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بیہودہ رسم و رواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کریں۔

خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 25 نومبر 2005ء میں حضور انور نے فرمایا:

بعض دفعہ ہمارے ملکوں میں شادی کے موقع پر ایسے ننگے اور گندے گانے لگا دیتے ہیں کہ ان کو سن کر شرم آتی ہے۔ ایسے بیہودہ اور لغو اور گندے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ پتہ نہیں لوگ سنتے کس طرح ہیں۔ پھر ڈانس ہے، ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس میں یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

سیدی پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کرے کہ ہم ہر قسم کے رسم و رواج بدعتوں اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ آنحضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس زمانے کے حکم و عدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ایسا عمل ہے جو تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور تمام برائیوں اور لغو رسم و رواج کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ تو اس کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبات مسرور، جلد سوم ص 685-700)

بعد ازاں عزیزہ نائمہ عزیز بھٹی، سمیرہ ظفر، صباحت طاہر، عائشہ منور، انیلہ منیب اور ثمینہ ظفر نے مختلف ترانے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت واقفات نو بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

بچیوں سے سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ بدعات کے اوپر بہت کچھ کہا ہے تم لوگوں نے۔ بدعت کیا ہے۔ ایسی باتیں جو نئی ایجاد کی جائیں، دین میں شامل کر دی جائیں، جن کے بارے میں کوئی احکام نہیں ہیں بلکہ منع کی گئی ہیں۔ اب یہاں مجھے پتا لگا ہے کہ ایک مہندی تھی۔ میں نے ان لوگوں کو ہال کی اجازت دی ہوئی ہے جن کے گھر چھوٹے ہیں۔ اول تو جرمنی میں اتنے چھوٹے گھر نہیں ہیں۔ جن کے بہت بڑے خاندان ہیں سو یا ڈیڑھ سو آدمی رہتے ہیں ان خاندانوں کے لئے شاید گھر چھوٹے ہو جائیں یا لڑکی کی سہیلیاں ہوں تو۔ اس کے لئے میں نے کہا تھا کہ آپ لوگ چھوٹی سی جگہ لے کر مہندی کر سکتے ہیں۔ تو اس کا بعض لوگوں نے یہ فائدہ اٹھایا کہ بڑے بڑے ہال لینے شروع کر دیئے۔ پھر بہانے یہ بنائے کہ آمین کے نام پر بڑی بڑی دعوتیں کرنی شروع کر دیں دوسروں کو بھی بلانا شروع کر دیا کہ ہم نے آمین کی ہے۔ کسی نے آمین کے نام پر سالگرہ شروع کر دی۔ تو اس طرح کی جو بدعتیں ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ فی الحال تو میں نے کوئی سختی نہیں کی اس مہندی والی بات پر لیکن آئندہ ضرور ہو جائے گی جو آمینیں اور اس طرح کی دوسری بدعات شامل کر لیتی ہیں۔ مہندی کے نام پر یا آمین کے نام پر مہندیاں۔ جو بڑے خاندان ہیں وہاں شادی سے ایک دن پہلے ایک دن کے لئے رشتہ داروں کو کھانے پر بلانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اب یہ مسئلہ بن گیا ہے کہ شادی پر خرچ کم آتا ہے، شادی کی رونقیں کم ہوتی ہیں، شادی کی اہمیت کم ہوگئی ہے اور جو مہندی ہے اس کی اہمیت شادی کے اوپر چھا گئی ہے۔ دین میں صرف دو چیزوں کی اجازت ہے۔ شادی کی دعوت اور ولیمہ۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک صحابی آئے کپڑوں پر رنگ لگا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا میری شادی ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ولیمہ کیا ہے؟ عرض کیا نہیں، پیسے نہیں ہیں غریب آدمی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا چاہے بکری کے ایک پائے کا ولیمہ کرو لیکن کچھ نہ کچھ لوگوں کو ضرور بلانا چاہئے۔ اپنے قریبیوں کو، اپنے رشتہ داروں کو کھلا دو۔ اس وقت اس کی اہمیت ہے۔ کہیں نہیں آیا کہ تم نے مہندی کی تھی کہ نہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت واقفات نو کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ آئندہ بھی نبی آ سکتا ہے اور یہ بھی ایمان ہے کہ خلافت ہمیشہ قائم رہے گی۔ اگر نبی بھی آ سکتا ہے اور خلافت بھی تا قیامت چلے گی تو دونوں باتیں کس طرح ٹھیک ہو سکتی ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں آنحضرت ﷺ کی احادیث سے جتنا پتا لگتا ہے وہ یہ ہے کہ میرے اور مسیح کے درمیان میں کوئی نبی نہیں۔ مسیح موعود جو آئے گا وہ نبی ہوگا۔ پھر تیسری چیز یہ ہے کہ نبی آ سکتا ہے۔ "سکتا ہے" اور "آئے گا" میں بڑا فرق ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے، اللہ تعالیٰ کی طاقت ہے، بھیجنا چاہے تو بھیج سکتا ہے۔ پرانے زمانے

میں جو انبیاء تھے مثلاً بنی اسرائیل کے وہ شریعت کو لے کر آتے تھے وہ خلفاء ہی تھے۔ خلافت بھی نبوت کے رنگ میں تھی۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو بھی خاتم الخلفاء کہا ہے کہ میرے پہ آ کے خلافت ختم ہوگئی۔ اب میرے ذریعے سے خلافت جاری ہوئی اور جو جاری ہوگی وہ میرے ذریعے سے جاری ہوگی۔ ایک خلافت کی، مقام نبوت کے لحاظ سے جو انتہا ہوسکتی تھی وہ آپ پر ہوئی۔ ہوسکتا ہے کوئی نبی آجائے لیکن اس کا مقام بہرحال حضرت مسیح موعود سے کم ہوگا یہ خود حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اگر تم لوگوں کی حالتیں نہ بدلیں اور اس طرح احمد کی جو شان ہے اور جو پیار محبت سے سمجھایا جاتا ہے اس پہ عمل نہ کرو گے پھر ہوسکتا ہے کہ آخری زمانے میں کوئی ایسا نبی آئے جو ڈنڈا چلائے تم پر۔ تو یہ ایک امکان بیان کیا گیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کو محدود نہیں کرسکتے۔ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے تو وہ خدا کو پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت وہاں دکھاتا ہے جہاں اس کی شان بلند رہے۔ یہاں تو نبوت کا مقام ہے۔ آسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس وقت کے خلیفہ کو وہ مقام دے دے۔ پہلے بھی تو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ اپنا خلیفہ بنا کر گئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے نبی بھی بنایا ہوا تھا۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میں سیکرٹری دعوت الی اللہ ہوں۔ مجھے دوسری دفعہ موقع مل رہا ہے کہ میں ایک آرٹیکل لکھوں۔ میں نے پہلی مرتبہ جماعت کے تعارف کے بارہ میں لکھا تھا اور اس میں ہیومینیٹی فرسٹ اور لجنہ اماء اللہ کے بارے میں لکھا تھا۔ دوسری مرتبہ کس موضوع پر آرٹیکل لکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دین کی خوبیوں کے بارہ میں لکھو کہ دین امن اور پیار کا پیغام دیتا ہے۔ پھر اگلا لکھنا کہ امن اور پیار کا جو پیغام ہے اس کو اس زمانے میں لانے والا کون ہے یعنی حضرت مسیح موعود اور وہی پیغام ہم آگے پہنچاتے ہیں اور یہی دین ہے۔ پھر لوگوں کے رویے دیکھ دیکھ کر آگے آرٹیکل لکھتی جاؤ۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ عورتوں کا اس معاشرہ میں ضرورت کے تحت باہر نکلنا اور مردوں سے رابطہ کرنا بعض دفعہ ضروری ہو جاتا ہے۔ نیز اگر مرد شک کی نظر سے دیکھے تو اس بارہ میں کیا ہدایت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا علاج کے لئے جانا ہے ڈاکٹر کے پاس وہ مجبوری ہے، سودا سلف کے لئے جانا ہے، بازار میں شاپنگ کے لئے جانا ہے۔ مجبوری ہے تو جاؤ کس نے روکا ہے لیکن حیادار لباس پہن کے جاؤ۔ مرد شک کی نظر سے دیکھتے ہیں تو ظاہر ہے، خاوند دیکھتے ہیں، بھائی دیکھتے ہیں یا باپ دیکھتے ہیں تو ان کی اصلاح کرو اور ان کے لئے دعا کرو۔ اگر تم پاک صاف ہو، ضمیر صاف ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ غیر مردوں سے بات بھی کرنی ہے تو اپنے لہجے کو اتنا سخت کر کے عورت بولے کہ کسی کے دل میں غلط خیال پیدا نہ ہو۔ اگر تم سڑک پر کھڑی ہو کر دوستانہ انداز میں کسی واقف کار سے یا دکاندار سے باتیں کرنے لگ جاؤ گی تو وہ شک کی نظر سے تمہیں دیکھیں گے۔ لیکن اگر تمہارا اپنا رویہ غیر مردوں سے ایسا سخت ہوگا حدیث کے مطابق تاکہ کسی کو جرأت نہ ہو تو پھر ٹھیک ہے۔

ایک واقفہ نو نے عرض کی کہ حضور انور نے خلافت کی صد سالہ جوبلی کے خطاب میں فرمایا تھا کہ کسی نے حضور کو لکھا کہ خلافت کے سو سال پورے ہونے پر بہت خوشی ہے لیکن اس کے ساتھ بہت فکر کرنے کی بھی ضرورت ہے کیونکہ ہم حضرت مسیح موعود کے زمانے سے دور ہٹ رہے ہیں۔ حضور ہمیں بتائیں کہ ہم اپنی اس فکر کو کس طرح دور کرسکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنی حالتوں کو ٹھیک رکھو اور تقویٰ کے قریب رہو۔ تقویٰ پر چلو۔ جو (دین حق) کی تعلیم ہے اس کے مطابق چلو۔ سنت پر عمل کرو اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرو اور حضرت مسیح موعود نے جو ارشادات فرمائے ہیں ان کے مطابق چلو تو تبھی ہم قریب رہ سکتے ہیں۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ شادی کے سلسلہ میں استخارہ کی کیا اہمیت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی لینے کے لئے استخارہ کا حکم ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر استخارہ یا ہر دعا کے بعد ضرور خواب بھی آئے اور جب تک خواب نہ آئے تم کہو کہ نہیں۔ اگر دل کو کسی بارے میں تسلی ہو جاتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی منشاء ہے۔ رات کو نماز کے بعد خاص طور پر دو نفل پڑھ کے کسی مقصد کے لئے دعا کرو اور پھر سو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ سے یہ مدد مانگو کہ اگر یہ رشتہ میرے لئے بہتر ہے تو میرے دل میں تسکین اور سکون پیدا کردے اور اگر بہتر نہیں تو روک ڈال دے اور اس رشتے کے بارے میں میرے ماں باپ کے دل میں سے بھی نکال دے اور میرے دل میں سے بھی نکال دے۔ یہی مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ کبھی ماں راضی ہو جاتی ہے تو کبھی باپ راضی ہو جاتا ہے اور کبھی خود لڑکی کی مرضی ہوتی ہے۔ سارے راضی ہو جائیں تو زیادہ اچھا ہے۔

واقفہ نو نے سوال کیا کہ کس کو استخارہ کرنا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا لڑکی کو خود کرنا چاہئے۔ حضرت اماں جان فرمایا کرتی تھیں کہ جب لڑکیاں چھ سات سال کی ہو جائیں تو اپنے نیک نصیب کے لئے دعا کرنی شروع کردیں۔ تو ہر لڑکی کو اپنے نیک نصیب کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ جب بھی ایسا وقت آئے جب ان کا رشتہ آئے تو جو بہتر ہو وہ ہو۔ یہ نہیں کہ فلاں کے پاس پیسے ہیں، فلاں کے پاس عہدہ ہے، فلاں کے پاس ملازمت ہے، فلاں خاندان اچھا ہے تو میں نے رشتہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، غیب کا علم اس کو ہے، وہ جس کے لئے جو بہتر سمجھتا ہے اس کے مطابق کرو۔ باقی چھوٹی چھوٹی باتیں تو رشتوں کے بعد بھی ہو جاتی ہیں۔ پھر ان کو Ignore بھی کرنا چاہئے۔ پھر یہ ہے کہ غیر متعلقہ لوگ جو ہیں جن کا کوئی براہ راست تعلق نہیں ہوتا ان سے بھی استخارہ کروالینا چاہئے۔ ان کو بھی بعض دفعہ کوئی خواب آجاتی ہے یا کوئی نہ کوئی پیغام مل جاتا ہے۔

ایک واقفہ نو نے پوچھا کہ یہاں Father Day اور Mother Day منایا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات کنڈر گارٹن سے بچوں کے ذریعہ تحائف بھی بھجوائے جاتے ہیں اس بارہ میں کیا ہدایت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تحفے بیشک لے لیا کرو۔ لیکن دین تو کہتا ہے کہ ہر دن Mother Day ہے تم ہر روز Mother Day منایا کرو۔ لندن میں ایک فنکشن تھا بیت کا افتتاح تھا انگریز بھی آئے ہوئے تھے اور اس دن Mother Day بھی تھا۔ تو میں نے ان سے کہا کہ تمہارا Mother Day آج ہے۔ دین تو کہتا ہے کہ ہر روز Mother Day مناؤ۔ والدین کی عزت کرو۔ ان سے بہتر سلوک کرو۔ ان کو اف نہ کہو۔ ان کی خدمت کرو۔ اگر تمہیں توفیق ہے تو انہیں ہر روز تحفہ دو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ بچے کی پیدائش کے شکرانے کے طور پر جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے۔ تو لڑکے کے لئے دو اور لڑکی کے لئے ایک کیوں کیا جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ کیا بکرے کی بجائے گائے کی قربانی میں حصہ بھی ڈالا جاسکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ عقیقہ ہوتا ہے اور عقیقے کے لئے تو بکرے یا بھیڑ کی قربانی کا ہی حکم ہے۔ حصے سے متعلق پھر یہ سوال اٹھاؤ گی کہ جائیداد میں مرد کے دو حصے کیوں ہیں اور عورت کا ایک حصہ کیوں ہے؟ کوئی نہ کوئی حکمت تھی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ دو کریں۔ ہوسکتا ہے کہ لڑکوں کو لڑکیوں کی نسبت برائیوں سے بچانے کی زیادہ ضرورت ہو۔ تمہیں اس بات پر خوش ہونا چاہئے۔

ایک واقفہ نو نے تعلیم کے متعلق سوال کیا کہ ہو میڈیسن سٹڈی کرنا چاہتی ہوں کیا اس کی اجازت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر خواہش ہے اور اس کے مطابق نمبر آتے ہیں تو ضرور کرو۔ لیکن سٹڈی چیک ریپبلک یا باہر جا کے نہیں کرنی۔ اگر جرمنی میں داخلہ ملتا ہے تو کرنی ہے۔ لڑکیاں وہاں اکیلی نہیں جائیں گی۔ میڈیکل تو کرسکتی ہو لیکن اسی ملک میں رہتے ہوئے۔ ماں باپ جہاں جانے کی اجازت دیتے ہیں لیکن دوسرے ملک میں جا کے نہیں۔

ایک دوسری واقفہ نو نے بھی تعلیم کے متعلق سوال کیا کہ بہت واقفات نو میڈیکل اور میڈیا میں سٹڈی کررہی ہیں۔ ان کے علاوہ کس فیلڈ میں جانا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جرنلزم میں بھی جاسکتی ہو۔ ٹیچنگ میں جاسکتی ہیں۔ سائنس میں ریسرچ میں جاسکتی ہیں۔ ٹیچنگ میں جہاں حجاب نہیں لینے دیتے تو جن صوبوں میں منع ہے وہاں کوئی اور پڑھائی کرلو۔ کسی مضمون میں ماسٹرز کرلو۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ پاکستان کے حالات کی وجہ سے بہت سے احمدی مختلف ممالک کی طرف ہجرت کررہے ہیں۔ حضور کا آسٹریلیا کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جہاں رستہ ملتا ہے چلے جاؤ۔ آسٹریلیا بھی اچھی جگہ ہے اگر وہاں جانے دیتے ہیں۔

ایک واقفہ نو نے پوچھا کہ حضور نے سالگرہ منانی منع کی ہے تو کیا شادی کی سالگرہ بھی منع ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا صرف میں نے تو منع نہیں کی۔ کسی نے کبھی منائی نہیں اور دین میں اس کا رواج نہیں ہے۔ پہلے سب خلفاء منع کرتے رہے ہیں۔ شادی کی سالگرہ کیا ہے۔ شادی والے دن تھوڑا صدقہ نکال دیا کرو جو بھی سالگرہ ہو اور دو نفل پڑھ لیا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک سال گزار دیا ہے وہ اچھا گزار دیا ہے اور آئندہ بھی اچھا گزار دے۔ اگر اچھا نہیں گزرا تو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال اچھا گزار دے اور خاوند کو عقل دے۔

ایک واقفہ نو نے پوچھا کہ کلاس میں شمولیت کے بارہ میں ایک سوال ہے جو سال میں ایک دفعہ ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک پابندی ہے کہ جو سالانہ امتحان میں حصہ نہیں لے سکتے مجبوری کے تحت بھی حصہ نہیں لے سکتے تو کلاس میں شامل نہیں ہوسکتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کوئی ضروری نہیں کہ سال میں ایک دفعہ ہو۔ کبھی میں آؤں اور میرے ساتھ ہوتی ہے تو میری مرضی ہے کرلوں اور اگر تم لوگوں کی اپنی ہوتی ہے تو وہ تو ہر مہینے یا کچھ عرصے بعد ہونی چاہئے۔ اس سال میں نے وہ پابندی ہٹا دی ہے۔ سارے

آئے ہوئے ہیں۔ میں نے تو کہا کہ کوئی پابندی نہیں سارے آجاؤ۔ شاید یہاں آکے اچھا اثر پڑ جائے تو اگلی دفعہ امتحان میں حصہ لے لو۔

ایک واقفہ نو نے عرض کی کہ میں بچے کی پیدائش کی وجہ سے امتحان نہیں دے سکی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی مجبوری تھی تو پندرہ دن بعد امتحان دے دیتی۔ یہ کونسا ایسا بورڈ کا یا یونیورسٹی کا امتحان ہے جو اسی دن ہونا ہے۔ مقصد تو یہ ہے کہ جو دینی معلومات ہیں جو نصاب یا سلیبس مقرر کیا گیا ہے وہ ہر ایک پڑھ لے اور اگر کوئی دس دن بعد یا مہینے بعد بھی دے دیتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ جس وقت جس کو موقع ہے وقف نو والوں کا کام ہے کہ وہ امتحان لے سکتے ہیں۔ کوئی معین تاریخ رکھنا کوئی ضروری تو نہیں۔ مقصد تو یہ ہے کہ دیکھنا جو دینی علم یا نصاب تمہارے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ تم لوگوں نے پڑھا ہے یا نہیں۔ ہر چیز کو ہوا بنا دیا ہے انتظامیہ نے۔ ویسے کوئی پابندی نہیں۔

ایک واقفہ نو نے پوچھا کہ واقفات نو کو آثار قدیمہ کے بارہ میں تعلیم حاصل کرنی چاہئے یا نہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر دلچسپی ہے تو پڑھ لو۔

ایک واقفہ نو نے خانہ کعبہ کے متعلق دریافت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ سے پہلے کیا وہ موجود تھا اور اس کا کیا مقصد تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کوئی مقصد ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ سے پہلے بھی اس کی بنیادیں تھیں۔ انہیں بنیادوں کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی فرمائی جس پہ انہوں نے عمارت کھڑی کی۔ انہوں نے یہ تو نہیں کہا کہ نئی بنیادیں کھودیں۔ انہیں بنیادوں پہ عمارت کھڑی کی۔ پھر اس پر ایک دور آیا کہ وہ گر گیا اور ختم ہوگیا۔ پھر ایک دور آیا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں جب نئے سرے سے تعمیر کیا گیا اور پھر جیسا کہ مشہور واقعہ ہے کہ حجر اسود کو لگانے کا کہ آنحضرت ﷺ نے لگایا۔ تو مختلف دور اس پہ آتے رہے ہیں۔ تو یہ جو ہمارا آدم ہے یا یہ دنیا ہے یہ آدم سے کوئی چھ ہزار سال پرانی تو نہیں ہے۔ ہزاروں سال پرانی ہے۔ آسٹریلیا کے ابورجینز کہتے ہیں کہ وہ پینتالیس ہزار سال پرانے ہیں۔ امریکہ کے مقامی لوگ بھی کہتے ہیں اور قرآن شریف کی اپنی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کئی ارب سال پرانی دنیا ہے۔ پھر ابن عربی کے حج کا جو واقعہ ہے۔ وہ حج کر رہے تھے تو ان پر ایک کشفی حالت طاری ہوگئی تو انہوں نے کسی سے پوچھا کہ تم بھی آدم کی اولاد ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ تم کس آدم کی بات کر رہے ہو۔ آدم تو ہزاروں گزرے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے گھر جو بنایا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ سب سے پرانا اور قدیم گھر ہے۔ پہلے بھی اس کا کہیں وجود تھا۔ کوئی سولائزیشن ہوگی جس کے لئے وہ تھا۔

ایک واقفہ نو نے پوچھا کہ جزاک اللہ کا جواب کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جزاک اللہ احسن الجزاء۔ قرآن کریم کہتا ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے۔ جو جزاک اللہ کہتا ہے وہ تم پر احسان کر رہا ہے تمہارے لئے دعا کر رہا ہے تو تم اس کے لئے دعا کردو۔ احسن الجزاء دے اور بھی بڑھ کر جزاء کہ تم میرے لئے دعائیں کر رہے ہو۔

ایک واقفہ نو نے پوچھا کہ حضرت مسیح موعود کو حضرت مصلح موعود کے بارہ میں جو الہام ہوا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا اس کا کیا مقصد ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کی ابھی سمجھ نہیں آئی کیونکہ وہاں پیشگوئی کے الفاظ میں خود لکھا ہوا ہے۔ لیکن اس کے کئی معانی کئے جاتے ہیں۔ مرکز کے لحاظ سے بھی کئے جاتے ہیں۔ مکہ، مدینہ، قادیان اور پھر ربوہ کا مرکز قائم کیا۔ خاص طور پر احمدیوں کی آبادی کے لحاظ سے ربوہ ہی مرکز بنا تھا۔ پھر بھائیوں کے حساب سے بھی، ایک بھائی تھے مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود کی پہلی بیوی سے پہلے بیٹے تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت نہیں کی تھی۔ جبکہ ان کے بیٹے مرزا عزیز احمد صاحب نے کرلی تھی۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں 1930ء میں بیعت کی۔ بیماری کے آخری وقت میں جس کے بعد وہ فوت ہوگئے۔ تو ایک یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بھائیوں کو چار کرنے والا، ملانے والا ہو۔ تو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بعد میں اور معانی ظاہر کرتا رہے لیکن بہرحال یہ دو ظاہر ہیں۔

ایک واقفہ نو نے ڈارون تھیوری کے متعلق سوال کیا کہ اس تھیوری کے مطابق انسان نے عقلی لحاظ سے بھی ترقی کی ہے اور اب کا انسان پہلے انسان سے عقلی لحاظ سے بہتر ہے کیا یہ درست ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پہلی بات یہ ہے کہ ڈارون کی Evolution کی تھیوری جس طرح وہ بیان کرتا ہے ہم اس طرح نہیں مانتے۔ لیکن ہم Evolution کو بہرحال مانتے ہیں۔ اب Evolution میں مذہب کے لحاظ سے عقل کے بارہ میں دیکھیں تو اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح فرما دیا اور حضرت مسیح موعود نے اس کی بڑی وضاحت فرمائی ہے۔ مثلاً دینی لحاظ سے بھی انسان میں دین کے معاملات کو، روحانی معاملات کو جذب کرنے کی جو صلاحیت تھی وہ کم تھی۔ اس لئے پہلے انبیاء مقامی طور پر آتے رہے جو لوگوں کو ہر علاقے میں، ہر شہر میں، چھوٹی چھوٹی جگہوں پہ مقامی تعلیم دیتے رہے اور ان کی تعلیم مکمل نہیں تھی۔ آہستہ آہستہ یہ Evolution یعنی روحانی Evolution ہوتا رہا اور وہ زمانہ آیا جب آنحضرت ﷺ کی پیدائش ہوئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے کامل اور مکمل تعلیم دی۔ تو دین کامل ہوگیا اور نعمت تمام ہوگئی۔ قرآن کریم کے بارہ میں یہ ہے کہ تا قیامت یہ تعلیم چلتی رہے گی۔ اب Evolution ایک لحاظ سے آنحضرت ﷺ کی زندگی میں روحانی لحاظ سے تو مکمل ہوگیا۔ لیکن اس وقت وہ ایجادیں نہیں تھیں۔ قرآن کریم کی تعلیم مکمل ہوگئی۔ اس لئے قرآن کریم نے بتادیا کہ ایک زمانہ آئے گا انسان ترقی کرے گا، اس کی سائنس ترقی کرے گی، اس کا دماغ ترقی کرے گا تو زمینوں کو پھاڑ کے دو سمندروں کو ملا دے گا۔ سوئز کنال بھی مل گئی اور پاناما کینال بھی مل گئی۔ پھر انسان کا دماغ مزید ترقی کرے گا تو گھوڑوں خچروں اور اونٹوں کو چھوڑ کے کاروں اور ٹرین اور جہازوں پہ اور بحری جہازوں پہ انجن سے چلنے والے جہازوں پہ سفر کرے گا۔ سیٹلائٹ پہ چلا جائے گا۔ سیٹلائٹ سے ہواؤں میں چلا جائے گا۔ یہ ساری قرآن کریم کی پیشگوئیاں ہیں۔ تو یہ اس زمانے میں صحابہ تو نہیں جانتے تھے کہ کس طرح پوری ہوں گی۔ ان کا تصور بھی نہیں تھا ان کا Concept ہی نہیں تھا۔ لیکن آج ہو رہا ہے اور چند سالوں کے بعد ہوسکتا ہے کہ انسان کی ایسی ترقیاں ہوں جو تم لوگوں کی سوچ سے باہر ہوں۔ تم اپنی نانی پڑنانی سے پوچھو کہ یہ ہوسکتا ہے تو وہ کہیں گی کہ نہیں تم جھوٹ بول رہی ہو۔ باقی جب چاند پہ گئے ہیں تو مولوی بھی پاکستان میں کہا کرتے تھے کہ جھوٹ بول رہے ہیں کس طرح جاسکتے ہیں۔ وہ جو راکٹ ہے وہ تو اتنا بڑا ہے اور چاند تو چھوٹا سا ہے تو اس میں کس طرح انسان بیٹھ گیا تو یہ تو سوچ تھی ان کی، اب بھی ہے۔ اس لئے یہ Evolution تو اب بھی سائنسی ترقی کے لحاظ سے تدریجاً ہو رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے الیوم اکملت لکم دینکم کہہ کے اس کو مکمل اور کامل کر دیا۔

واقفات نو کی یہ کلاس ایک بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔

خدا کی یاد

عدو جب جور کے تیروں کو مومن پر چلاتا ہے
خدا پھر اپنے بندوں کے لئے غیرت دکھاتا ہے

عدو کے سارے منصوبے خدا ناکام کرتا ہے
وہ ظالم کو پکڑ کر باعثِ عبرت بناتا ہے

”خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے“
وہ مولا اپنے بندوں کی سدا عزت بڑھاتا ہے

”غرض رکتے نہیں ہر گز خدا کے کام بندوں سے“
لگایا اس نے جو پودا وہ ہر آں بڑھتا جاتا ہے

خدا کی یاد سے مومن سکوں پاتا ہے ہر لمحہ
وہ اپنے رب سے ہی اپنا ہمیشہ دل لگاتا ہے

خواجہ عبدالمومن

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم عبدالحفیظ کھوکھر صاحب مربی سلسلہ لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ کے جگر کی پیوندکاری کا آپریشن 14/ اپریل 2012ء کو ہوا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ اب ہسپتال سے گھر آ چکی ہیں اور طبیعت بتدریج بہتری کی طرف مائل ہے۔ تاہم ابھی کمزوری بہت ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو شافی مطلق ہے اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

مکرم راجہ رفیق احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میرے تایا زاد بھائی مکرم راجہ شہزاد حیدر صاحب میامی امریکہ دو سال سے بوجہ کینسر بیمار ہیں۔ اب بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے اور دیگر کئی مسائل بھی ساتھ پیدا ہو گئے ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں اور بیہوش ہیں ان کی کامل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

شکریہ احباب

مکرم عبدالرشید احمد صاحب کارکن نظارت علیاء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری والدہ محترمہ بشریٰ سلام صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح الثالث باب الابواب غربی ربوہ کی 13 مئی 2012ء کو 74 سال کی عمر میں وفات ہو گئی۔ ان کی وفات پر بہت سے احباب و مستورات نے بیرون پاکستان اور ملک کے مختلف شہروں سے بذریعہ ٹیلی فون تعزیت کی۔ اسی طرح ایک بہت بڑی تعداد میں احباب و مستورات نے ہمارے گھروں میں آ کر اس غم کے موقعہ پر ہم سب سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ ہر ایک کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ اس تحریر کے ذریعہ سے خاکسار اپنی طرف سے اور اپنے تمام بہن بھائیوں کی طرف سے، سب احباب و مستورات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس غم کے موقعہ پر انہوں نے ہم سب سے دلی ہمدردی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور ہم سب بہن بھائیوں کو اس غم کو صبر سے برداشت کرنے اور ان کی جملہ نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ ساؤتھ آل لندن کی والدہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب آف پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ مورخہ 23 مئی 2012ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مورخہ 24 مئی کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم طارق محمود جاوید صاحب ایڈیشنل ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے 20 سال کی عمر میں اپنے خاوند کے ساتھ بیعت کی اور 26 سال کی عمر میں 1951ء میں 1/9 حصہ کی وصیت کی۔ مرحومہ بچوں کو قرآن کریم بڑے شوق سے پڑھاتی تھیں۔ کئی احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن پڑھانے کی سعادت ملی۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں اگر ایک انڈا بھی فروخت کیا تو اس پر بھی چندہ دیا کرتی تھیں۔ ہر روز بچت کر کے اپنے چندہ جات بروقت ادا کرتی تھیں۔ آپ خدا کے فضل سے صوم و صلوٰۃ کی پابند، ملنسار اور اپنے عزیز و اقارب سے ہمدردی کرنے والی تھیں۔ آپ نے سوگواران میں ایک بیٹی، مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مشتاق احمد صاحب منڈیالہ ضلع سیالکوٹ، پانچ بیٹے مکرم رانا مسعود احمد شاہد صاحب آئرلینڈ، مکرم رانا مقصود احمد صاحب سپین، مکرم رانا منصور احمد صاحب پنڈی بھاگو مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ یو۔کے، مکرم رانا مودود احمد صاحب یو کے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں

بعض وجوہات کی بناء پر وی پی کے ذریعہ خریداران الفضل کو یاددہانی بھجوانا مشکل ہے۔ لہٰذا خریداران سے درخواست ہے کہ چندہ جات کیلئے یاددہانی ملنے پر اپنا چندہ بھجوا دیا کریں۔ نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کیا جائے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد احمد اشرف صاحب معلم وقف جدید پنشنر دارالرحمت شرقی ربوہ مورخہ 29 مئی 2012ء کو فضل عمر ہسپتال میں بعمر 65 سال وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 31 مئی کو بیت راجیکی میں ادا کی گئی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم رفیع احمد خان صاحب صدر محلّہ دارالرحمت شرقی راجیکی نے دعا کروائی۔ مرحوم مکرم چوہدری مراد علی صاحب چک نمبر 18 بھوڑو ضلع شیخوپورہ کے ہاں 1947ء میں پیدا ہوئے۔ 1966ء میں آپ نے بطور معلم وقف جدید زندگی وقف کی۔ خرابی صحت کی وجہ سے ستمبر 2000ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ کو 34 سال خدمت دین کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس دوران آپ کو سرگودھا، گجرات، شیخوپورہ، فیصل آباد، سیالکوٹ کے اضلاع کی جماعتوں اور علاقہ نگر پارکر اور سندھ کی جماعتوں میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے اکثر جماعتوں میں معلم ہاؤس اور بیوت الذکر کی تعمیر میں خصوصی حصہ لیا۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ غیر از جماعت علماء سے بات کرنے کا ڈھنگ آتا تھا۔ بعض جگہ کامیاب مناظرے بھی کئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ربوہ میں صحت کی کمزوری کے باوجود دعوت الی اللہ کا کام جاری رکھا۔ جس کیلئے انہوں نے گاڑی بھی رکھی ہوئی تھی۔ مرحوم کو ہومیوپیتھی علاج میں خصوصی مہارت حاصل تھی۔ اکثر میڈیکل کیمپ بھی لگاتے رہے۔ لندن میں سال ڈیڑھ سال کے قیام کے دوران بیت الفتوح میں بھی ڈسپنسری میں خدمت کی سعادت پائی۔ مرحوم کو خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے سنتے تھے اور دوسروں کو بھی تاکید کرتے تھے۔ خطبات میں بیان فرمودہ امور کی طرف دوسروں کو بھی توجہ دلاتے رہتے تھے۔ آپ کو 1998ء کے جلسہ سالانہ میں وقف جدید کی نمائندگی کا اعزاز حاصل ہوا۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم طاہر محمود صاحب بیلجیئم اور چار پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عامر نصیر صاحب کارکن نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سسر مکرم رانا اقبال الدین صاحب ولد مکرم سراج الدین صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ مورخہ 30 مئی 2012ء کو لاہور میں اپنی بیٹی کے گھر وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک وقف زندگی پر لبیک کہتے ہوئے اپنی 13 سالہ پاکستان ائیر فورس کی ملازمت کو خدا حافظ کہہ کر اپنی زندگی جماعت کیلئے وقف کر دی آپ نے شروع میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں بعد ازاں نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ پر کام کیا اور اسی عہدہ سے ریٹائرمنٹ ہوئی۔ نیز دفتر روزنامہ الفضل کے آڈیٹر بھی رہے۔ اس کے علاوہ جماعتی ڈیوٹیوں کیلئے ہر وقت تیار رہتے اور ڈیوٹی فرض شناسی کے ساتھ نبھاتے۔ آپ نہایت ملنسار سادہ طبیعت اور درویش صفت انسان تھے۔ 2007ء میں جلسہ سالانہ یو۔کے میں بطور نمائندہ شامل ہوئے۔ 30 مئی 2012ء کو بوقت وفات آپ اپنی بڑی بیٹی کے ہاں رہ رہے تھے۔ آپ نے لواحقین میں دو بیٹیاں مکرمہ فوزیہ درثمین صاحبہ اہلیہ مکرم سلمان طارق صاحب ابن مکرم پروفیسر رشید طارق صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، مکرمہ زاہدہ یاسمین صاحبہ اہلیہ خاکسار، تین بہنیں اور دو بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حب مسان
بچوں کے سوکھا پن اور لاغری کیلئے
کیلسی ماب
مٹی چھڑانے اور بچوں میں خون اور کیلشیم کی کمی دور کرتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

عجائبات عالم

گولڈن گیٹ برج

امریکہ میں فنِ تعمیر کا بے مثل شاہکار

امریکہ کے ساحلی شہر فرانسسکو کا نام سنتے ہی نظروں میں گولڈن گیٹ برج کا عظیم الشان پل آتا ہے جو 20 ویں صدی کے حیرت انگیز تعمیراتی کارناموں میں سے ایک ہے۔ 1.2 میل لمبا یہ پل سان فرانسسکو کو میرین کاؤنٹی سے ملاتا ہے۔ اس پل کو دنیا کا سب سے طویل سسپنشن (معلق) برج ہونے کا اعزاز بھی حاصل رہا ہے۔

1937ء میں اس پل کی تکمیل سے قبل تک اس کی تعمیر کو ناممکن تصور کیا جاتا رہا۔ کیونکہ یہاں کے موسم میں مسلسل دھند رہتی ہے۔ 60 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلتی رہتی ہیں اور یہاں سمندر کی موجیں بہت طاقتور ہیں لیکن ان تمام قدرتی مشکلات کے باوجود تقریباً ساڑھے چار سال کی مدت میں اسے تعمیر کر لیا گیا۔ اس پر 35 ملین ڈالر لاگت آئی اور 11 افراد اس کی تعمیر کے دوران ہلاک ہوئے۔ جب سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلتی ہیں تو یہ پل انہیں برداشت کرنے کیلئے 27 فٹ تک جھول جاتا ہے پل کے ساتھ جو دو کیبلز لگی ہوئی ہیں ان میں 80 ہزار میل لمبی سٹیل وائر ہے جسے زمین کے ایکویٹر کے گرد تین دفعہ لپیٹا جاسکتا ہے۔

پل کا ڈیزائن انجینئر جوزف بائرمین اسٹراس نے اپنے دیگر معاونین کی مدد سے تیار کیا۔ اس پل پر عملی کام کا آغاز 5 جنوری 1933ء کو ہوا اور اسے ساڑھے چار سال کے عرصہ میں مکمل کر لیا گیا۔ 27 مئی 1937ء کو اس پل کا افتتاح دو لاکھ سے زائد افراد نے اس پر چلتے ہوئے کیا۔ افتتاح کے اگلے روز سرکاری طور پر اس پل کا نام گولڈن گیٹ برج رکھ کر ٹریفک کیلئے کھول دیا گیا۔

برج کے ایک ٹاور سے دوسرے ٹاور کا وزن 95 ملین ٹن ہے۔ یہ ٹاور 746 فٹ بلند ہیں۔ دو ٹاورز کے درمیان کا فیصلہ جو کیبلز کو اٹھائے رکھتے ہیں 4200 فٹ ہے۔ یہ کیبلز پل کے فرش کو سہارا دیتی ہیں اس پل کو شروع دن سے ہی انٹرنیشنل اورنج کلر سے پینٹ کیا گیا ہے۔ اس رنگ کی بنیادی وجہ یہاں کا موسم ہے۔ گہری دھند میں پل اور گاڑیوں کو دیکھنا مشکل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ رنگ کیا گیا ہے اس پر اوسطاً ایک لاکھ 25 ہزار کاریں روزانہ گزرتی ہیں۔ سان فرانسسکو میں سیاحوں کے لئے یہ جگہ بہت کشش رکھتی ہے۔

خبریں

زمین سے بڑے اربوں سیارے دریافت

حیات کو قائم رکھنے کیلئے کسی بھی سیارے میں پانی کی موجودگی اہم قرار پاتی ہے۔ ماہرین فلکیات کی ایک بین الاقوامی ٹیم کا کہنا ہے کہ دور دھندلے نظر آنے والے ستاروں کے گرد گردش کرتے ہوئے زمین کی جسامت کے اربوں سیارے ہو سکتے ہیں۔ یہ سیارے زمین سے بہت زیادہ بڑے نہیں ہیں اور انہیں ماہرین فلکیات نے 'سپر ارتھ' کا نام دیا ہے۔ ان 'سپر ارتھ' یا 'سپر ارض' کی تعداد کا اندازہ پہلے سے موجود معلومات کی بنیاد پر کیا گیا ہے اور پھر ملکی وے میں ڈوارف سٹار یعنی بونے ستاروں کو شامل کر کے تعداد کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ یہ ٹیم ہارپس کے آلات استعمال کر رہی ہے جو کہ 3.6 چھ میٹر لمبی دوربین میں نصب ہے اور یہ ٹیلی سکوپ چلی کی سیلا آبزرویٹری میں ہے۔

چین میں ایک سال کے دوران 2700 کم عمر طلباء ٹریفک حادثات کی نذر ہو گئے

چین میں سال 2011ء کے دوران ٹریفک حادثات میں تقریباً 2700 کم عمر طلباء ہلاک جبکہ 11 ہزار 5 سو زخمی ہوئے۔ چینی وزارت برائے عوامی تحفظ کے اعداد و شمار کے مطابق سال 2011ء کے دوران 2 ہزار 6 سو 70 سکولوں کے کم عمر طلباء ٹریفک حادثات میں ہلاک جبکہ 11 ہزار 4 سو سترہ بچے زخمی ہوئے۔ 45 فیصد بچے سڑک پار کرتے ہوئے حادثے کا شکار ہوئے۔ چین کی وزارت برائے عوامی تحفظ نے والدین کو اس حوالے سے بچوں کی رہنمائی کرنے اور زیبرا کراسنگ کی اہمیت بتانے کی ضرورت پر زور دیا۔ چین میں ہر سال ٹریفک حادثات میں 70 ہزار اموات جبکہ تقریباً 3 لاکھ افراد زخمی ہوتے ہیں۔

ایک تہائی افراد کو سوتے میں چلنے کا سامنا

ایک تہائی افراد کو سونے میں چلنے کا سامنا ہے، نئی ریسرچ کے مطابق ایسے لوگوں کی تعداد پچھلے مشتبہ افراد کے مقابلے میں دوگنی ہے تقریباً 33 فیصد افراد کو اپنی زندگی کے کسی مقام پر اس کا سامنا ہے سائنس دانوں نے کہا ہے کہ انہوں نے پتہ چلایا ہے کہ ہر 25 بالغوں میں ایک کو نائٹ ٹائم وانڈرنگ کا سامنا جب کہ 29 فیصد نے رپورٹ دی ہے کہ وہ بچپن سے سونے میں چلنے کی کسی قسم کا شکار ہیں۔ سٹڈی کے مطابق اس عادت کا تعلق مشتبہ اور بعض نفسیاتی بگاڑ سے ہے جس میں ڈپریشن اور انزائٹی شامل ہیں سٹڈی کے آرتھر مورس اہایون پروفیسر آف سائیکٹری اینڈ بی ہورل سائنسز سٹینفورڈ یونیورسٹی سکول آف میڈیسن امریکہ نے کہا ہے کہ بالغان میں رات کو چلنے کی عادت اس سے کہیں زیادہ ہے جس کا خیال کیا جا رہا تھا۔

بڑی تعداد ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس میں مبتلا ہو رہی ہے

بین الاقوامی ادارہ برائے صحت (ڈبلیو ایچ او) نے خبردار کیا ہے کہ تمام ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ممالک میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہو رہی ہے جس پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عالمی ادارہ صحت نے دنیا کو خبردار رہنے کا کہا ہے۔ 194 ممالک میں کی گئی تحقیق کے مطابق یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہر تین نوجوانوں میں سے ایک ہائی بلڈ پریشر اور غم و غصے میں مبتلا ہے جو کہ عالمی سطح پر دل کی بیماریوں کی وجہ سے سب سے زیادہ ہلاکتوں کا سبب ہے۔ بین الاقوامی سطح پر ہر 10 افراد میں سے ایک ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہے۔ حالیہ تحقیق کے نتائج کے مطابق عالمی سطح پر 29.2 فیصد مرد اور 24.8 فیصد خواتین ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہیں جبکہ 9.8 فیصد مرد اور 9.2 فیصد خواتین میں تیزی سے ہائی بلڈ پریشر کا مرض بڑھ رہا ہے۔ ہر سال 70 لاکھ افراد ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ڈبلیو ایچ او کے ڈائریکٹر جنرل مارگریٹ چن نے کہا ہے کہ ہائی بلڈ پریشر سے دل کی بیماریوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ رپورٹ میں موٹاپے کی بڑھتی شرح کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے جو پوری دنیا کا 12 واں حصہ سمجھا جا رہا ہے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع و غروب 7 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:14

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
عزیز کلاتھ ہاؤس
لیڈیز اینڈ جینٹس سوٹنگ شادی بیاہ کی فینسی اور کامدار ورائٹی دستیاب ہے۔
کارز بھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائیل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alreheman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

جرمن وکیوریٹو ہومیو ادویات
ہر قسم کی جرمن وکیوریٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لاویں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز و ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون: 0476213156

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
PE
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹاٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پی، وی، سی لائننگ، فائب، لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741